سوال

(82) نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اس طرح نماز پڑھے جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے تاکہ اس کا آپ ﷺ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے کہ :

((صلوا کما رایتمونی اصلی)) (صحیح بخاري)

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

۱۔ خوب اچھے طریقے سے اس طرح وضو کرے جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل ہو سکے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدہ ۵/۶)

''مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاوں (دھولیا کرو)''

یہ اس لئے بھی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

۲۔ نمازی کو چاہئے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اپنے تمام جسم سمیت قبلہ یعنی کعبہ کی طرف رخ کرے اور جس فرض یا نفل نماز کو ادا کرنا چاہتا ہے، دل میں اس کی نیت کرے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہ کرے کیونکہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا شریعت میں حکم نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبان سے نیت

کے الفاظ ادانہیں فرمائے۔ مسنون ہے کہ نمازی خواہ وہ امام ہویا منفرد اپنے آگے سترہ رکھ لے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۳۔ اللہ اکبر کہہ کر تکبیر تحریمہ کہے اوراس وقت نظر سجدہ کی جگہ پر ہو۔

۴۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں یا کانوں کی لو کے برابر اٹھائے۔

۵۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینہ پر اس طرح باندھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہو کیونکہ وائل بن حجر اور قبیصہ بن هلب طائی عن ابیہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حدیث میں اس طرح وارد ہے۔

۶۔ اس کے بعد مسنون یہ ہے کہ دعا استفتاح پڑھی جائے اور وہ یہ ہے:

((اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب 'اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الابيض من الدنس 'اللهم اغسلني من خطاياي بالماء والثلج والبرد))

''اے اللہ تو میرے اور میری خطاوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان رکھی ہے۔ اے اللہ! تو مجھے میری خطاوں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسا کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کر دیا جاتا ہے۔ ''اے اللہ! تو مجھے میری خطاوں سے پانی، برف اور اولوں سے دھوڈال۔''

اور اگر چاہے تو اس کے بجائے یہ دعا بھی پڑھ سکتا ہے:

((سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك))

''میں پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ، تیری ہی حمد وثنا کے ساتھ، تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند وبالا ہے اور تیرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔''

پھر پڑھے:

((اعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم))

''میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے، (شروع) اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

اور پھر سورہ فاتحہ پڑھے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لا صلوة لمن لم يقرا بفاتحة الكتاب))

''جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہے اور اگر نماز جہری ہو تو آمین بلند آواز سے کہی جائے اور اس کے بعد قرآن مجید کا جو حصہ آسانی سے پڑھنا ممکن ہو وہ پڑھ لیا جائے۔

۷۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائے، سر کو کمر کے برابر رکھے، اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے، اپنی انگلیوں کو کھلا رکھے اور اس طرح نہایت اطمینان سے رکوع کرتے ہوئے یہ پڑھے:

((سبحان ربی العضیم))

''پاک ہے میرا عظیم پروردگار۔''

افضل یہ ہے کہ اس تسبیح کو تین بار یا اس سے بھی زیادہ بار پڑھا جائے اور مستحب یہ ہے کہ اس کے ساتھ یہ بھی پڑھے :

((سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی))

''پاک ہے تو اے اللہ ہمارے پروردگار اور تیری ہی حمد وثنا ہے۔ اے اللہ تو مجھے بخش دے۔''

۸۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائے :

((سمع اللہ لمن حمدہ))

''اللہ نے اس شخص کی (تعریف) سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔''

یہ کلمہ سب کو کہنا چاہیئے خواہ امام ہو یا منفرد اور اس کے بعد حالت قیام میں یہ پڑھے :

((ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ' مل ء السموت وملء الارض وملء ما بینھما وملء ما شئت من شئی بعد))

''اے ہمارے پروردگار (میں تیری تعریف کرتا ہوں) اور تیرے ہی لئے بہت پاکیزہ، برکت والی تعریفیں ہیں، آسمانوں کو بھر دینے کے بقدر اور زمین کے بھر دینے کے بقدر اور جوان دونوں کے درمیان (فضا) ہے، اس کے بقدر اور اس کے بعد ہر اس چیز کے بقدر جو تو چاہے۔''

اور اگر اس کے بعد یہ بھی پڑھ لے

((اہل الثناء والمجد' احق ما قال العبد' وکلنا لک عبد' اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت' ولا ینفع ذا الجد منک الجد))

''اے حمد وثنا اور عظمت وبزرگی کے مالک جو کسی بندے نے (تیری شان میں) کہا اس سے زیادہ کے مستحق اور ہم سب تو تیرے ہی بندے ہیں جو تو عطا فرمائے اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں ہے اور جو تو منع کر دے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے (قہر وغضب) سے کسی دولت مند کو اس کی دولت بچا نہیں سکتی۔''

تو اچھا ہے کیونکہ یہ کلمات بھی بعض صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ اگر مقتدی ہو تو وہ سر اٹھاتے وقت کہے ((ربنا ولک الحمد)) مستحب ہے کہ امام ومقتدی میں سے ہر ایک اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینہ پر اسی طرح باندھ لے جس طرح اس نے رکوع سے پہلے حالت قیام میں باندھے تھے کیونکہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنھم کی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۹۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے۔ اگر آسانی سے ممکن ہو تو گھٹنوں (۱) کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے اور اگر اس میں دشوری ہو تو پھر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ لے، دونوں ہاتھوں اور پاوں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے، ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھے، اور سجدہ میں اپنے جسم کے سات اعضاء کو زمین پر رکھے یعنی، پیشانی مع ناک، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاوں کی انگلیوں کی اندرونی جانب اور سجدہ میں یہ پڑھے : ((سبحان ربی الاعلی))

''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند وبرتر ہے۔'' اور اسے تین بار یا تین بار سے بھی زیادہ پڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ پڑھنا بھی مستحب ہے :

((سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی))

''اے اللہ!اے ہمارے پروردگار!ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری ہی تعریف ہے،اے اللہ تو مجھے معاف فرمادے۔''

سجدہ میں خوب کثرت سے دعا کرنی چاہیئے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ رکوع میں اللہ تعالی کی تعظیم بیان کرو اور سجدہ میں خوب خوب دعاء کرو کیونکہ سجدہ میں کی گئی دعاء اس لائق ہے کہ اسے شرف قبولیت سے نوازا جائے۔ اسی طرح یہ بھی آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔ لہذا سجدہ میں کثرت سے دعا کرو۔''

(ان دونوں احادیث کو امام مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے)

نمازی کو چاہئے کہ وہ سجدہ میں اپنے لئے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت کی بہتری کی دعا کرے خواہ نماز فرض ہو یا نفل، سجدہ میں دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے اٹھا کر رکھے اور کہنیوں کو بھی زمین سے اٹھا کر رکھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ''سجدہ میں اعتدال کو اختیار کرو اور تم میں سے کوئی اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ پھیلائے جس طرح کتا پھیلاتا ہے۔''

۱۰۔اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے، بائیں پاوں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دایاں پاوں کھڑا رکھے، اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

((رب اغفرلی' رب اغفرلی' رب اغفرلی' اللھم اغفرلی وارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی واجبرنی))

''اے میرے رب!تو میری مغفرت فرما، اے میرے رب!تو میری مغفرت فرما، اے میرے رب!تو میری مغفرت فرما، اے اللہ!تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور میری بگڑی بنادے۔''

(۱) جس روایت میں گھٹنے پہلے رکھنے کا ذکر ہے بلحاظ سند ضعیف ہے۔ (زبیر علیزئی)

یہ دعا پڑھتے ہوئے نمازی دونوں سجدوں کے درمیان نہایت اطمینان سے اس طرح بیٹھے کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آجائے، جس طرح وہ رکوع کے بعد بالکل سیدھا اطمینان سے کھڑا ہوا تھا اسی طرح اب اطمینان سے بیٹھ جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ رکوع کے بعد اور دونوں سجدوں کے درمیان اعتدال کو بہت طول دیا کرتے تھے۔

۱۱۔اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی سب کچھ اسی طرح کرے جس طرح پہلے سجدہ میں کیا تھا۔

۱۲۔اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھائے اور تھوڑی دیر کے لئے اس طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا جاتا ہے اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں اور علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق یہ جلسہ مستحب ہے، اگر اسے ترک بھی کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں، اس جلسہ میں کوئی ذکر یا دعاء نہیں ہے پھر اگر آسانی سے ممکن ہو تو اپنے گھٹنوں پر اعتماد کرتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اگر اس میں دشواری ہو تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے، فاتحہ کے بعد قرآن مجید کا جو مقام آسانی سے پڑھ سکتا ہو تو وہ پڑھے اور پھر دوسری رکعت اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی۔ یاد رہے مقتدی کے لئے امام سے سبقت جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس سے منع فرمایا ہے، اسی طرح تمام افعال کو امام کے ساتھ سرانجام دینا بھی مکروہ ہے، جبکہ سنت یہ ہے کہ تمام افعال میں امام کی اقتداء ہو یعنی امام کے بعد مگر تاخیر کے بغیر اور اس کی آواز کے انقطاع پر تمام افعال سرانجام دیئے جائیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ''امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا اس سے اختلاف نہ کرو، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ''سمع اللہ لمن حمدہ'کہے تو تم''ربنا ولک الحمد'کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''(متفق علیہ)

۱۳۔ جب نماز ''ثنائی ''یعنی دو رکعتوں والی ہو مثلا نماز فجر ،جمعہ اور عید تو دوسرے سجدہ کے بعد اس طرح بیٹھ جائے کہ دائیں پاوں کھڑا ہو، بایاں پاوں بچھا ہو، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو، انگشت شہادت کے سوا دیگر تمام انگلیوں کو مٹھی میں بند انگشت شہادت کے ساتھ توحید کا اشارہ کرے اور اگر اپنے ہاتھ کی چھنگلیا اور بیچ کی انگلی کو بند کرے اور انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے ساتھ حلقہ بنائے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرے تو اچھا ہے کیونکہ یہ دونوں صورتیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں اور افضل یہ ہے کہ کبھی ایک صورت کو اختیار کرے اور کبھی دوسری صورت کو اور پھر اس جلسہ میں تشہد پڑھے ،جس کے الفاظ یہ ہیں :

((التحیات للہ والصلوات والطیبات 'السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ 'السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین 'اشہدان لاالہ الا اللہ 'واشہدان محمد عبدہ ورسولہ))

''تمام قولی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور تمام فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی! (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی آپ پر ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اس کے بعد یہ درود شریف پڑھے :

اللھم صل علی محمد 'وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم 'انک حمید مجید 'اللھم بارک علی محمد 'وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم 'انک حمید مجید '

''اے اللہ! تو محمدؐ اور آل محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے ، بے شک تو ہی لائق حمد وثنا، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے ، اے اللہ! تو محمد (ﷺ) وآل محمد (ﷺ) پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں ، بے شک تو ہی تعریف کے لائق، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے ۔''

اس کے بعد چار چیزوں سے اللہ تعالی کی پناہ چاہنے کے لئے یہ پڑھے :

((اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم 'ومن عذاب القبر 'ومن فتنۃ المحیا والممات 'وفتنۃ المسیح الدجال))

''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجال کے فتنہ سے ۔ (تو مجھے ان تمام فتنوں سے بچا کر اپنے حفظ وامان میں لے لے)''

اس کے بعد دنیا وآخرت کی بھلائی کی جو چاہے دعاء مانگے ،اگر اس موقعہ پر اپنے والدین اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعاء کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ، خواہ نماز فرض ہو یا نفل ۔ دعاء سے فراغت کے بعد یہ الفاظ کہتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دے :

((السلام علیکم ورحمۃ اللہ 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ))

''تم پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو! تم پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو!!''

۱۴۔ اگر نماز تین رکعتوں والی ہو مثلا مغرب یا چار رکعتوں والی ہو مثلا ظہر وعصر وعشاء تو مذکورہ تشہد اور درود شریف پڑھنے کے بعد اپنے گھٹنوں پر اعتماد کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو، اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھائے اور پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے سینہ پر باندھ لے جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور اگر ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں کبھی کبھی فاتحہ سے زیادہ بھی پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے بروایت حضرت ابو سعید

رضی اللہ عنہ یہ ثابت ہے ، مغرب کی نماز ہو تو تیسری رکعت کے بعد تشہد پڑھا جائے ، تشہد کے بعد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر درود پڑھا جائے ، عذاب جہنم سے پناہ اور خوب

کثرت سے دعاء مانگی جائے جیسا کہ دو رکعتوں والی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ہم یہ ذکر کر آئے ہیں ۔ لیکن اس تشہد میں سرین کا سہارا لے کر بیٹھے ، بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے رکھے ،اپنے نچلے حصہ پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے جیسا کہ حدیث ابو حمید سے ثابت ہے اور پھر '' السلام علیکم ورحمۃ اللہ ''

'' السلام علیکم ورحمۃ اللہ '' کہتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دے ۔

سلام پھیرنے کے بعد تین بار '' استغفر اللہ '' پڑھے اور پھر یہ کلمات پڑھے :

((اللھم انت السلام 'ومنک السلام 'تبارک یا ذا الجلال والاکرام 'لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ 'لہ الملک ولہ الحمد 'وھو علی کل شیٔ قدیر 'اللھم لامانع لما اعطیت 'ولا معطی لما منعت 'ولا ینفع ذا الجد منک الجد 'لاحول ولاقوۃ الا باللہ 'لاالہ الا اللہ 'ولانعبد الا ایاہ 'لہ النعمۃ ولہ الفضل 'ولہ الثناء الحسن 'لاالہ الا اللہ مخلصین لہ الدین 'ولو کرہ الکافرون))

'' اے اللہ ! توسلام ہے ، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے ، بڑا برکت والا ہے تو !اے عظمت وجلال اور اکرام واحسان کے مالک !اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے ، کوئی اس کا شریک نہیں ہے ، اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کی ساری تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ، اے اللہ !توجو عطا فرمائے ، اس کو کوئی منع کرنے والا نہیں ، اور جو تو نہ دے ، اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت (تیری گرفت سے) نہیں بچا سکتی (کسی بھی کام کی) طاقت وقوت اللہ (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کرتے ، اسی کی عطا کردہ سب نعمتیں ہیں اور اسی کا (ہم پر) فضل واحسان ہے ، اسی کی سب اچھی تعریفیں ہیں ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم تو پورے اخلاص کے ساتھ صرف اسی کے دین کے ماننے والے ہیں خواہ کافروں کو یہ برا لگے ۔ ''

اس کے بعد تینتیس بار '' سبحان اللہ '' تینتیس بار '' الحمد للہ '' اور تینتیس بار

'' اللہ اکبر '' پڑھے اور اس تعداد کو پورا ایک سو بنانے کے لئے ایک بار کلمہ پڑھے :

((لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ 'لہ الملک ولہ الحمد 'وھو علی کل شیٔ قدیر))

'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کا یہ تمام ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔ ''

ہر نماز کے بعد آیت الکرسی ، سورۃ الاخلاص ، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو بھی پڑھنا چاہئے ۔ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ان تین سورتوں کو تین تین بار پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اس کا ذکر صحیح حدیث میں موجود ہے ، اسی طرح نماز فجر و مغرب کے بعد مذکورہ ذکر کے بعد درج ذیل کلمہ کو بھی دس بار پڑھنا مستحب ہے :

((لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ 'لہ الملک ولہ الحمد 'یحیی ویمیت 'وھو علی کل شیٔ قدیر))

'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کا یہ تمام ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے ، وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔ ''

کیونکہ یہ بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے ۔ امام کو چاہئے کہ وہ تین بار استغفار اور ((اللھم انت السلام 'ومنک السلام 'تبارک یا ذا الجلال والاکرام)) پڑھ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور پھر اس کے بعد مذکورہ اذکار پڑھے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی بہت سی احادیث مبارکہ مثلاً صحیح مسلم میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ثابت ہے ۔ یاد رہے یہ تمام اذکار پڑھنا سنت ہیں فرض نہیں ہیں

ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ حالت حضر میں یہ بارہ رکعات ضرور پڑھے یعنی ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو ، مغرب کے بعد دو ، نماز عشاء کے بعد دو اور نماز صبح سے پہلے دو رکعتیں ۔ نبی کریم ﷺ انہیں ہمیشہ پڑھا کرتے تھے ، انہیں سنن رواتب کہا جاتا ہے ۔ صحیح مسلم میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن رات میں بارہ رکعات نفل پڑھے تو اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد ان بارہ رکعات کی تفصیل اسی طرح بیان کی ہے جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ سفر میں نبی کریم ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتوں کو ترک کر دیتے اور فجر کی سنتوں اور وتروں کو ضرور ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی ذات گرامی ہی ہمارے لئے اسوہ حسنہ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۳۳/۲۱)

''یقینا تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں بہترین (عمدہ) نمونہ موجود ہے۔''

اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم اس طرح نماز پڑھو، جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

((واللہ ولی التوفیق' وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد بن عبداللہ' وآلہ وصحبہ واتباعہ باحسان الی یوم الدین))

فتاویٰ ابن باز